بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰۤی اَنْ یَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

یوم الاتوار

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۲۴ ربیع الثانی ۱۳۸۸ھ ۔ ۲۱ وفا ۱۳۴۷ ہش ۔ ۲۱ جولائی ۱۹۶۸ء | نمبر ۱۶۳

اخبار احمدیہ

--• ربوہ ۲۰ وفا۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

--• ربوہ ۲۰ وفا۔ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے کل یہاں مسجد مبارک میں نماز جمعہ پڑھائی۔ خطبہ جمعہ میں حضور نے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی تحریرات کی روشنی میں قرآن مجید کی آیت اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کی نہایت پُرمعارف تفسیر کے اُس سلسلہ کو جاری رکھا جو حضور پچھلے دنوں مسجد مبارک میں نماز مغرب کے بعد مجالس عرفان میں فضل عمر تعلیم القرآن کلاس کے طلباء سے خطاب کرتے ہوئے بیان فرماتے رہے ہیں۔ پہلے حضور نے اختصار کے ساتھ اِس آیت کے وہ آٹھ تفسیری معانی بیان فرمائے جو حضور قبل ازیں مجالس عرفان میں بیان فرما چکے ہیں۔ پھر حضور نے آیت کے چار مزید تفسیری معانی پر کسی قدر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ حضور نے بتایا کہ اِنَّ الَّذِیْنَ عِنْدَ اللّٰهِ الْاِسْلَامُ کے (۱) نویں تفسیری معنے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ کئے ہیں کہ قرآن شریف کی اتباع سے خدا تعالیٰ کو راضی کیا جائے (۲) دسویں معنے اِس آیت کے حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے یہ بیان فرمائے ہیں کہ اسلام اِس چیز کا نام ہے کہ جو قانون مقرر ہے اُس سے اِدھر اُدھر نہ ہو۔ یعنی ہر قسم کی بدعتوں سے اجتناب کرتے ہوئے قرآن کریم کی بتائی ہوئی صراط مستقیم کے علاوہ اور کوئی راہ اختیار نہ کرو (۳) گیارھویں معنی آیت مذکورہ کے حضور علیہ السلام نے یہ لئے ہیں کہ خدا تعالیٰ کی راہ میں جو کچھ پیش آئے۔ اسے انسان خوشی سے قبول کرے اور اس سے منہ نہ پھیرے (۴) حضور علیہ السلام کی بیان فرمودہ تفسیر کی رو سے ۱۲ ویں معنے اِس آیت کے یہ ہیں کہ انسان ہوائے نفس کو کچل کر نفسانی جذبات پر موت وارد کرے تا اسے خدا سے ایک نئی زندگی ملے۔

--• خاکسار کی اہلیہ کو میو ہسپتال لاہور میں داخل کرایا گیا ہے۔ ان کے بائیں گردہ میں پتھری ہے۔ ہسپتال میں علاج جاری ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ میری اہلیہ کو جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا کرے۔ میں ان دنوں بہت پریشان ہوں۔

(خادم عباد اللہ گیانی)

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

نجات محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر موقوف ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے

جب دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمال صالحہ کی توفیق ملتی ہے

"نجات کے متعلق جو عقیدہ قرآن شریف سے مستنبط ہوتا ہے وہ یہ ہے کہ نجات نہ تو صوم سے ہے نہ صلوٰۃ سے نہ زکوٰۃ سے اور نہ صدقات سے بلکہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل پر منحصر ہے جس کو دعا حاصل کرتی ہے۔ اسی لئے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ کی دعا سب سے اول تعلیم فرمائی ہے کیونکہ جب یہ دعا قبول ہو جاتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے جس سے اعمالِ صالحہ کی توفیق ملتی ہے۔ کیونکہ جب انسان کی دعا جو سچے دل اور خلوصِ نیت سے ہو قبول ہوتی ہے تو پھر نیکی اور اس کے شرائط ساتھ خود ہی مرتب ہو جاتے ہیں

اگر نجات کو محض اعمال پر منحصر کیا جاوے اور اللہ تعالیٰ کے فضل اور دعا کو محض حقیقت سمجھا جاوے جیسا کہ آریہ سماج کا عقیدہ ہے تو یہ ایک باریک شرک ہے کیونکہ اس کا مفہوم دوسرے لفظوں میں یہ ہوگا کہ انسان خود بخود نجات پا سکتا ہے اور اعمال اس کے سوا اپنے اختیار میں ہیں جن کو وہ خود بخود بجا لاتا ہے تو اس صورت میں نجات کی کلید انسان کے اپنے ہاتھ میں ہوئی اور خدا تعالیٰ سے نجات کا کچھ تعلق اور واسطہ نہ ہوا گویا وہ خود کوئی چیز نہ ہوا۔ اور اس کا عدم وجود برابر ٹھہرا (معاذ اللہ) مگر نہیں۔ ہمارا یہ مذہب نہیں ہے۔ ہمارا یہی عقیدہ ہے کہ نجات اس کے فضل سے ملتی ہے اور اسی کا فضل ہے جو اعمالِ صالحہ کی توفیق دی جاتی ہے اور خدا تعالیٰ کا فضل دعا سے حاصل ہوتا ہے۔ لیکن وہ دعا جو اللہ تعالیٰ کے فضل کو جذب کرتی ہے وہ بھی انسان کے اپنے اختیار میں نہیں ہوتی۔ انسان کا ذاتی اختیار نہیں کہ وہ دعا کے تمام لوازمات اور شرائط محویت۔ توکل۔ تبتّل۔ سوز و گداز وغیرہ کو خود بخود مہیا کر لے جب اس قسم کی دعا کی توفیق کسی کو ملتی ہے تو وہ اللہ تعالیٰ کے فضل کی جاذب ہو کر ان تمام شرائط اور لوازم کو حاصل کرتی ہے جو اعمالِ صالحہ کی روح ہیں۔ ہمارا نجات کے متعلق یہی مذہب ہے۔" (ملفوظات جلد ششم صفحہ ۸۰ تا ۸۱)

مسعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۲۱ وفا ۱۳۴۷ہش

تلاشِ خدا زندگی کا بنیادی مقصد ہے

(۳)

اس کے علاوہ جو مختلف تحریکیں اشتراکیت فاشزم وغیرہ رونما ہوئی ہیں تو وہ بھی اسی امر کا نتیجہ ہیں کہ دنیا نے مادیاتی مفادات کو ہی اپنا مقصدِ حیات سمجھ لیا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر ملک میں بے چینی ہے اور لوگ اطمینان سے زندگی بسر نہیں کر سکتے۔ ذرا ذرا سے مفاد کے لئے بڑے بڑے فسادات برپا ہو رہے ہیں۔ الغرض اس ذہنیت نے ہر بات کو باہمی جھگڑوں کا ذریعہ بنا دیا ہے۔ صبر اور اطمینانِ قلب کسی کو حاصل نہیں رہا اور ہر طرف سے بغاوتوں فسادات سٹرائکوں اور قسم قسم کی آئے ہوتی باتوں کے وقوع کی خبریں آتی رہتی ہیں اور یہ حالت ہو گئی ہے۔ جس کو قرآن کریم میں

ظَهَرَ الْفَسَادُ فِي الْبَرِّ وَالْبَحْرِ

کے الفاظ سے بیان کیا گیا ہے۔

آخر اس کا علاج کیا ہے؟ اس کا علاج وہی ہے جو اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں پیش کیا ہے۔ اور وہ یہ ہے کہ چھوٹے چھوٹے مقاصد کو اپنی زندگی کی منزلِ مقصود بنانے کی بجائے تعلق باللہ کو اور اللہ تعالیٰ کی شناخت کو اپنا مقصدِ حیات سمجھ کر اس کے مطابق زندگی گزارنے کی کوشش کی جائے۔ اس کے معنی یہ نہیں ہیں کہ ترکِ اسباب اور ترکِ دنیا کر کے تمام لوگ رہبانیت اختیار کر لیں۔ بلکہ اس کا مطلب صرف یہ ہے کہ انسان اپنے کاموں میں اللہ تعالیٰ کو نہ بھولے اور جو کام کرے وہ تلاشِ حق کے رنگ میں رنگ کر کرے۔ شیخ سعدی فرماتے ہیں۔

درویش صفت باش و کلاہ تتری دار

یعنی دنیا کے کام بے شک کرو مگر مزاج فقرانہ رکھو اور اللہ تعالیٰ کے احکام کے مطابق اپنی کمائی صرف کرو۔ جیسا کہ قرآن کریم کے شروع ہی میں کہا گیا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتَابُ لَا رَيْبَ فِيهِ هُدًى لِّلْمُتَّقِيْنَ

یعنی قرآن کریم متقیوں کے لئے راہِ ہدایت ہے۔ جو ہدایات قرآن کریم میں آتی ہیں وہ سب متقیوں کے لئے ہیں یعنی ان لوگوں کے لئے جو اللہ تعالیٰ کی شناخت کو اپنی زندگی کا مقصد بناتے ہیں۔

اگر انسان تعلق باللہ یعنی اللہ تعالیٰ کی شناخت کو اپنا مقصدِ حیات بناتا ہے تو وہ دراصل چھوٹے چھوٹے مقاصد کی الجھنوں سے آزاد ہو جاتا ہے اور زندگی چونکہ ایک وحدت ہے اس لئے جو کام بھی وہ کرتا ہے اس میں خود بخود صبغۃ اللہ پیدا ہو جاتا ہے۔ اور تمام زندگی انسان کے لئے ایک جنت کا نمونہ بن جاتی ہے۔ جس میں ناکامیوں اور مایوسیوں کے خارزار منہا ہو جاتے ہیں۔ بلکہ حقیقت یہ ہے کہ زندگی کی تلخیاں بھی شیریں بن جاتی ہیں۔ اور جو مشکلات پیدا ہوتی ہیں وہ آسان نظر آتی ہیں بلکہ ترقی کا ذریعہ بن جاتی ہیں۔ اس طرح جو چھوٹے چھوٹے مقاصد ہمارے راستہ میں حائل ہوتے ہیں وہ خود بخود حل ہو جاتے ہیں۔

جیسا کہ ہم نے پہلے بیان کیا ہے۔ آج جو تباہیاں اور بے اطمینانیاں دنیا میں پھیل رہی ہیں۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ ہم نے زندگی کے اس حقیقی مقصد کو چھوڑ کر چھوٹے چھوٹے مقاصد کو زندگی کا ذریعہ بنا لیا ہے۔ سائنس نے بے شک انسان کے لئے بہت سی سہولتیں پیدا کر دی ہیں اور اس طرح سائنس بلحاظ اپنے اس فائدہ کے بُری چیز نہیں لیکن سائنس میں انہماک کا یہ غلط نتیجہ نکلا ہے کہ دنیا نے سائنسی ترقی کو ہی اپنا خدا بنا لیا ہے۔ حالانکہ یہ ایک ضمنی مقصد ہے۔ جس کو حاصل کرنا ویسے تو بُرا نہیں لیکن اس کو خدا سمجھ لینا ہمارے حقیقی مقصد کے راستہ میں ضرور حائل ہو گا ہے۔ اسی طرح اقتصادیات کو لے لیجئے۔ قوموں اور افراد کی خوشحالی اچھی چیز ہے لیکن جب روپیہ بنانا مرض کی صورت اختیار کر لیتا ہے۔ تو بڑے بڑے لوگ حقیقی مقصدِ حیات سے ہٹ جاتے ہیں ع

چوں گل بسیار شد پیلاں بلغزند

دولت کی حرص انسان کو اکثر غلط راستہ پر ڈال دیتی ہے۔ مذہب جو دولت کی بُرائی کرتا ہے۔ وہ اسی لئے کرتا ہے کہ انسان اس کے جال میں پھنس کر زندگی کے مقصد کو بھول جاتا ہے۔

اس طرح دنیا کی موجودہ بے چینیوں۔ بے اطمینانیوں، جرائم اور فتنہ و فساد، بغاوتوں۔ سٹرائکوں اور اسی قسم کی دوسری برائیوں کا جنہوں نے انسانی سوسائٹی کو مصائب و مشکلات کا خارزار بنا دیا ہوا ہے۔ ایک ہی علاج ہے کہ ہم اپنے خالق و مالک خدا کو پہچانیں۔ اور اس کی ہدایات کے مطابق اپنی زندگی گزاریں۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تمام انسان اصلاح پذیر نہیں ہوتے۔ انسانوں میں ایسے بھی ہوتے ہیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ فرماتا ہے

خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ

یعنی ایسے لوگ اسفل سافلین کے ایسے درجہ پر اتر گئے ہوتے ہیں۔ کہ وہ صراطِ مستقیم پر نہیں آسکتے۔ لیکن تاریخ اس بات کی گواہ ہے کہ جب خدا پرستوں کی اکثریت ہو جاتی ہے تو جرائم پیشہ لوگ اگر بالکل مٹ نہیں جاتے۔ تو دب ضرور جاتے ہیں۔ چنانچہ گورنر مغربی پاکستان نے جب سے بدمعاشوں کے استیصال کی مہم چلائی ہے۔ اگرچہ تمام بدمعاشوں کا استیصال نہیں ہو سکا۔ مگر بہت سے بدمعاشوں نے اپنی زندگیاں تبدیل کرنے کا عہد کر لیا ہے۔ اور جو ناقابلِ اصلاح ہیں۔ وہ بھی اب محتاط ہو گئے ہیں۔ اس طرح ہوتے ہوتے ہو سکتا ہے۔ کہ ایسا عالم پیدا ہو جائے کہ پاکستان کی فضا زیادہ پاکیزہ اور ہمارا معاشرہ زیادہ قابلِ برداشت ہو جائے۔ دعا ہے کہ ایسا ہی ہو آمین۔

ازل و ابد!

وہ کون تھا اے دل بتا؟
اک سحر جس نے پھونک کے
نیلے پیالے کے تلے
سارے جہاں کو رکھ دیا!
اور جب اٹھایا جائے گا
نیلا پیالہ ناگہاں
بدلا ہوا ہو گا جہاں
سارا جہاں بدلا ہوا۔

سعید احمد اعجاز

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ "الفضل" خرید کر پڑھے۔

70

زراعت قرآن کریم کی روشنی میں

(مکرم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ شیخوپورہ)

ذیل کا مضمون محترم چوہدری محمد انور حسین صاحب ایڈووکیٹ نے مجلس ارشاد مرکزیہ کے اجلاس منعقدہ ۱۳ روفا (جولائی) میں پڑھا جسے بہت پسند کیا گیا۔ یہ بات قابلِ ذکر ہے کہ چوہدری صاحب موصوف کا مضمون صرف دو دن پیشتر مقرر کیا گیا تھا۔ جزاہ اللہ خیراً۔

(خاکسار ابو العطاء جالندھری)

نظامِ عالم میں زراعت کو اولین اہمیت حاصل ہے نہ صرف یہ کہ دنیا کی آبادی کی عظیم اکثریت کی معیشت کا یہ سہارا ہے بلکہ آئندہ دنیا کی بقا اسی کے ساتھ وابستہ ہے۔ موجودہ قلتِ خوراک کے عالمی بحران نے اس مسئلہ کی اشد ترین ضرورت کی طرف تمام دنیا کی نگاہوں کو مرکوز کر لیا ہے۔ امنِ عالم کے قیام کے لحاظ سے بھی فروغِ زراعت کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ مختلف نظامِ معیشت جو اس وقت دو بین الاقوامی بلاکوں میں قائم ہیں ان کی بنیاد زیادہ تر زمین اور زمین کی پیداوار کے وسائل اور ذرائع اور ملکیتِ زمین کے مختلف نظریات پر ہی ہے۔

مختلف قوموں کی اقتصادی برتری اور دوسری پسماندہ قوموں کا یا ترقی پذیر قوموں کا ان کے دستِ نگر ہونا بہت حد تک زرعی پیداوار کی کثرت اور قلت کی وجہ سے ہے۔ ضبطِ تولید کا مسئلہ بھی جس کے اخلاقی اور روحانی پہلو محلِ نظر ہیں بھی خوراک کی پیداوار کی قلت کی وجہ سے رونما ہوا ہے۔

روحانی لحاظ سے بھی زراعت کو باقی تمام پیشوں سے زیادہ اہمیت حاصل ہے۔ ایک کاشتکار جس طرح ہر روز صبح سے شام اور شام سے صبح تک اپنی ہر محنت اور کوشش اور جدوجہد کے دوران اللہ تعالیٰ کی صفات کا مشاہدہ کرتا ہے اور جس طرح قادر خدا کی قدرتیں اور صفات اس کے تجربہ میں آتے ہیں کسی دیگر پیشہ ور کو اتنا واضح نمایاں اور متواتر مشاہدہ نہیں ہوتا۔

قرآن کریم نے روحانی پہلو کو مقدم رکھتے ہوئے زراعت اور کاشتکاری کے مختلف مدارج کو نہایت ہی حسین اور دلکش رنگ میں بیان کیا ہے۔ مثلاً فرمایا:۔

اَللّٰہُ الَّذِیْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ وَاَنْزَلَ
مِنَ السَّمَآءِ مَآءً
فَاَخْرَجَ بِہٖ مِنَ
الثَّمَرَاتِ رِزْقًا لَّکُمْ

(سورۃ ابراہیم ع ۵)

ترجمہ:۔ اللہ تعالیٰ وہ ہستی ہے جس نے آسمان اور زمین کو پیدا کیا اور بادلوں سے پانی اتار کر اس کے ذریعہ سے تمہارے لئے پھلوں کی قسم سے رزق پیدا کیا ہے۔

اسی طرح فرمایا:۔

اَلَمْ تَرَ اَنَّ اللّٰہَ
اَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَسَلَکَہٗ یَنَابِیْعَ
فِی الْاَرْضِ ثُمَّ یُخْرِجُ
بِہٖ زَرْعًا مُّخْتَلِفًا
اَلْوَانُہٗ ثُمَّ یَہِیْجُ
فَتَرٰىہُ مُصْفَرًّا
ثُمَّ یَجْعَلُہٗ حُطَامًا
اِنَّ فِیْ ذٰلِکَ لَذِکْرٰی
لِاُولِی الْاَلْبَابِ۔

(سورۃ زمر رکوع ۲)

ترجمہ:۔ کیا تم نے نہیں دیکھا کہ اللہ تعالیٰ نے آسمان سے پانی اتارا ہے پھر اس کو زمین میں سے چشمے بنا کر چلایا ہے۔ پھر وہ اس کے ذریعہ سے مختلف رنگوں کی کھیتیاں اگاتا ہے پھر وہ پکنے پر آجاتی ہیں۔ تو تو ان کو زرد زرد دیکھتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کو خس و خاشاک کی طرح کر دیتا ہے۔ اس میں عقلمندوں کے لئے بڑی نصیحت ہے۔

علاوہ ازیں زراعت کے فروغ۔ زرعی پیداوار کا اضافہ۔ طریقۂ کاشت اور تحفظِ اراضی کے متعلق بھی قرآن مجید کی واضح ہدایات ہیں۔ دراصل زراعت ایک سائنس ہے بلکہ مختلف سائنسی علوم کا مجموعہ ہے۔ جیسا کہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے کہ قرآن کریم خدا تعالیٰ کا کلام ہے اور سائنس خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کے فعل یعنی سائنس کے ذریعہ سے خدا تعالیٰ کے قول یعنی قرآن مجید کے علوم زیادہ سے زیادہ منکشف ہوتے ہیں۔ زراعت میں جو بھی ترقی ہوئی ہے اور پیداوار میں جو بڑے ہی نمایاں اضافے ہوئے ہیں وہ قرآن کریم کے بیان کردہ اصول اور نظریات کی روشنی کے مطابق ہوئے ہیں۔ اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

وَمِنْ کُلِّ شَیْءٍ
خَلَقْنَا زَوْجَیْنِ
لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ

(سورۃ ذاریات ع ۲)

ترجمہ:۔ اور ہر ایک چیز کے ہم نے نر و مادہ بنائے ہیں تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔

پھر فرمایا:۔

وَمِنْ کُلِّ الثَّمَرَاتِ
جَعَلَ فِیْہَا زَوْجَیْنِ
اثْنَیْنِ۔

(سورۃ رعد ع ۱)

ترجمہ:۔ اور تمام اقسام کے پھلوں سے دونوں قسمیں یعنی نر و مادہ بنائی ہیں۔

اسی طرح فرمایا:۔

وَاَنْزَلَ مِنَ السَّمَآءِ
مَآءً فَاَخْرَجْنَا بِہٖ
اَزْوَاجًا مِّنْ نَّبَاتٍ
شَتّٰی۔ (سورۃ طٰہٰ ع ۲)

ترجمہ:۔ اور اس نے آسمان سے پانی اُتارا پھر تو اُن سے یہ بھی کہہ دے کہ ہم نے اُس پانی کے ذریعہ سے مختلف قسم کی روئیدگیوں کے جوڑے پیدا کئے ہیں۔

اس زوجین اور نر و مادہ کے نظریہ کی روشنی میں سائنسدان ریسرچ کرنے کے بعد مختلف بیجوں اور مختلف پودوں کو ایجاد کرنے میں کامیاب ہوئے ہیں۔ یہ فارمی مکئی۔ فارمی کماد۔ فارمی گندم۔ فارمی کپاس۔ فارمی مُنجی۔ فارمی چری۔ سب اس تجربہ کے نتیجہ میں ایجاد ہوئی ہیں۔ مختلف بیجوں کے Cross Breed سے ہی ایسے بیج پیدا کئے گئے ہیں جن کی وجہ سے پیداوار میں کئی گُنا اضافہ ہوُا ہے۔

قرآن کریم نے محض نظریات اور اصول ہی بیان نہیں فرمائے بلکہ یہ خوشخبری بھی دی ہے کہ اگر ان اصولوں اور نظریوں کی روشنی میں جستجو اور تحقیق کی جائے تو یقینی طور پر بے شمار اضافہ زرعی پیداوار میں ہو سکتا ہے۔ قرآن کریم فرماتا ہے کہ

مَثَلُ الَّذِیْنَ یُنْفِقُوْنَ
اَمْوَالَہُمْ فِیْ سَبِیْلِ اللّٰہِ
کَمَثَلِ حَبَّۃٍ اَنْۢبَتَتْ
سَبْعَ سَنَابِلَ فِیْ کُلِّ
سُنْۢبُلَۃٍ مِّائَۃُ حَبَّۃٍ
وَاللّٰہُ یُضٰعِفُ لِمَنْ
یَّشَآءُ۔

(پارہ ۳ ع ۴)

اس آیت کا یہ بھی مفہوم ہے کہ غلہ کی زیادتی کے بہت زیادہ امکانات موجود ہیں۔ بتایا گیا ہے کہ بعض حالات میں یہ ممکن ہے کہ ایک دانہ سات بالیں نکالے اور ہر بالی میں ایک ایک سو دانہ ہو۔ یعنی ایک دانہ سات سو گُنا ہو جائے یا ایک من بیج سے سات سو من گندم پیدا ہو اور پھر اس پر بھی بس نہیں اللہ تعالیٰ چاہے تو اس سے بھی زیادہ بڑھا دے۔ اگر پیداوار میں اس قدر اضافہ ہو جائے تو خوراک کی قلت اور آبادی کے بڑھنے کے امکان سے جو خطرات پیدا ہوتے ہیں اور جو مایوسی اور پریشانی بڑھتی ہے۔ اور امن کے برباد کرنے کا موجب ہوتی ہے اس کا خطرہ یکدم ختم ہو جاتا ہے جس طرح سے نئے نئے بیج ایجاد ہوتے ہیں۔ زراعت کے وسائل میں ترقی ہوتی ہے۔ وہ دن دُور نظر نہیں آتے جب یہ قرآنی خوشخبری بھی منصہ شہود پر آجائے گی۔

قرآن کریم نے طریقۂ کاشت بھی بیان فرمایا ہے۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے:۔

فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ اِلٰى طَعَامِهٖٓ ۝ اَنَّا صَبَبْنَا الْمَآءَ صَبًّا ۝ ثُمَّ شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا ۝ فَاَنْبَتْنَا فِيْهَا حَبًّا ۝ وَّعِنَبًا وَّقَضْبًا ۝ وَّزَيْتُوْنًا وَّنَخْلًا ۝ وَّحَدَآئِقَ غُلْبًا ۝ وَّفَاكِهَةً وَّاَبًّا ۝ مَّتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝

(سورۃ عبس ع ۱)

ترجمہ:۔ پس چاہیئے کہ انسان اپنے کھانے کی طرف دیکھے۔ اور دیکھے کہ ہم نے بادلوں سے پانی کو خوب برسایا ہے پھر زمین کو خوب پھاڑا ہے یعنی دانہ اگانے کے قابل بنایا ہے۔ چنانچہ اس پھاڑنے کے نتیجہ میں اس میں قسم قسم کے دانے اگائے ہیں اسی طرح انگور اور سبزیاں نیز زیتون اور کھجوریں اور اس کے ساتھ ہی گھنے باغات بھی اور میوے بھی اور خشک گھاس اور جھاڑیاں بھی یہ سب تمہارے اور تمہارے جانوروں کے لئے پیدا کیا گیا ہے۔

اس آیت میں کاشتکاری کے نہایت ہی مفید طریقے بیان کئے گئے ہیں۔ بہترین بیج تیار کرنے کے بعد سوال پیدا ہوتا ہے کہ اس کی کاشت کس طرح ہو۔ سب سے پہلے زمین کو پانی سے خوب سیراب کیا جائے پھر زیادہ سے زیادہ اس کو پھاڑا جائے یعنی زیادہ سے زیادہ اس میں ہل چلایا جائے یعنی شَقَقْنَا الْاَرْضَ شَقًّا جتنی دفعہ ہل چلایا جائے گا اور زمین کو زیادہ سے زیادہ پھاڑا جائے گا اسی نسبت سے زمین کی پیداوار میں اضافہ ہوتا چلا جائے گا۔ جو کاشتکار ایک دو تین دفعہ ہل چلا کر ہی بیج بو دیتے ہیں وہ پورا فائدہ اٹھانے سے قاصر رہ جاتے ہیں ان کی پیداوار قلیل رہتی ہے اور جتنا کوئی زیادہ دفعہ ہل چلا کر کاشت کرتا ہے اتنا ہی اس کی پیداوار بڑھ جاتی ہے۔

اب زمین کی پیداوار کے استعمال سے زمین کی طاقت کم ہونی شروع ہوتی ہے اور کئی قسم کی خرابیاں اس میں پیدا ہونی شروع ہو جاتی ہیں۔ اس کے ازالہ کے متعلق بھی قرآن کریم نے روشنی ڈالی ہے۔ جیسے کہ فرمایا:۔

وَتَرَى الْاَرْضَ هَامِدَةً فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ وَاَنْۢبَتَتْ مِنْ كُلِّ زَوْجٍۢ بَهِيْجٍ ۝

(سورۃ حج ع ۱)

ترجمہ:۔ اور تو زمین کو دیکھتا ہے کہ وہ کبھی کبھی اپنی سب طاقت کھو بیٹھتی ہے پھر جب ہم اس کے اوپر پانی نازل کرتے ہیں تو وہ جوش میں آجاتی ہے اور بڑھنے لگتی ہے اور ہر قسم کی خوبصورت کھیتیاں اگانے لگتی ہے۔

زمین کی طاقت کے کم ہونے اور اس میں خرابیاں پیدا ہونے کا بہترین علاج پانی ہے۔ تجربات سے یہ ثابت ہوا ہے کہ زمین کی طاقت کو بحال کرنے کے لئے پانی بہت بڑا ذریعہ ہے۔ ریکلیمیشن ہوتی بھی پانی کے ذریعہ سے ہے۔ لاکھوں ایکڑ اراضی جو ریکلیم کی گئی ہے وہ محض پانی زیادہ دینے کی وجہ سے کی گئی ہے۔

قرآن کریم نے اسلامی زرعی نظام کا بھی ایک تصور پیش کیا ہے۔ جو نظام انسانی وقار اور آزادیٔ ضمیر کو برقرار رکھتے ہوئے بہترین پیداوار کا ضامن ہے۔ اس وقت دو زرعی نظام رائج ہیں ان میں سے ایک نظام اشتراکیت کا نظام ہے جو عرصہ پچاس سال سے رائج ہے اور کافی حد تک دنیا کے وسیع طبقہ پر اثر انداز رہا ہے۔ اب اس نظام کی بھی خرابیاں اس کے دعویداروں پر عیاں ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ روس والے اس نتیجہ پر پہنچے ہیں کہ ہم مجبور کر کے پابندی کے ساتھ کاشتکاروں سے کام لے کر کاشت کی پیداوار بڑھا نہیں سکتے جب تک کاشتکار کا مفاد اور اس کی ذاتی منفعت محرک نہ ہو اس وقت تک دلجمعی سے کام نہیں ہو سکتا۔ اب انہیں اپنے نظام میں تبدیلی کرنی پڑی ہے۔

دوسری طرف سرمایہ داری کا نظام ہے۔ جہاں بڑے بڑے وسیع براعظموں مثلاً آسٹریلیا۔ نیوزی لینڈ۔ کینیڈا اور افریقہ کے وسیع علاقوں میں لاکھوں اور کروڑوں ایکڑ زمین بنجر اور بے آباد پڑی ہے۔ ان ملکوں کی آبادی بہت کم ہے اور زمین بہت وسیع ہے اور انہوں نے ان براعظموں میں داخلے پر ناجائز اور غلط پابندیاں لگائی ہوئی ہیں اور غیر متوازن اقتصادیات کا موجب بن کر امنِ عالم کے لئے خطرہ پیدا کر دیا ہے۔

قرآن کریم نے جو نظام پیش کیا ہے اس میں بنیادی اصول یہ ہے کہ اصل زرعی وسائل کا مالک خدا ہے۔ اور زمین جو کچھ بھی ہے سب کے فائدے کے لئے ہے۔ قرآن کریم نے ان حدود کے اندر افراد کی مستحار اور محدود ملکیت زمین کو تسلیم کیا ہے جیسے کہ فرمایا:۔

وَاللّٰهُ فَضَّلَ بَعْضَكُمْ عَلٰى بَعْضٍ فِى الرِّزْقِ ۚ فَمَا الَّذِيْنَ فُضِّلُوْا بِرَآدِّىْ رِزْقِهِمْ عَلٰى مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَهُمْ فِيْهِ سَوَآءٌ ۚ اَفَبِنِعْمَةِ اللّٰهِ يَجْحَدُوْنَ ۝

(نحل ع ۱۰)

یعنی اللہ تعالےٰ نے تم میں سے بعض کو بعض پر رزق میں فضیلت بخشی ہے پس وہ جس کو دوسروں پر رزق میں فضیلت حاصل ہے وہ اپنے غلاموں کو اس طرح اپنے مال کا مالک نہیں بناتے کہ وہ غلام ان کے ساتھ ملکیت میں برابر کے شریک ہو جائیں پھر کیا یہ لوگ اللہ تعالےٰ کی نعمت کا جان بوجھ کر انکار کرتے ہیں۔

یہی ایک نظام ہے کہ جس میں انسان روحانی اور اخلاقی بلندیاں حاصل کرنے کے ساتھ ساتھ زیادہ سے زیادہ زمین اور اس کے وسائل سے پیداوار میں اضافہ کرتا چلا جا سکتا ہے۔ یہ ایک بہت وسیع مضمون ہے جس کی تفصیل اس قلیل وقت میں بیان نہیں کی جا سکتی۔

کسی مذہب نے اس طرح سے مادی وسائل کے استعمال اور ان کے متعلق جستجو اور جدوجہد کی تحریک اور تفصیل بیان نہیں کی۔ ایک مومن بندہ جب اس تعلیم پر غور کرتا ہے اور محسوس کرتا ہے کہ قرآن کریم نے روحانی رفعتیں حاصل کرنے کے ذرائع اور وسائل اور طریقے بیان کرنے کے علاوہ دنیاوی فلاح و بہبود کے لئے کیسی اعلےٰ و ارفع تعلیم دی ہے۔ تو اللہ تعالےٰ کے فضلوں اور احسانوں کا احساس کر کے اس کا دل بہنے لگتا ہے اور پھر جب ایک مومن کاشتکار یہ دیکھتا ہے کہ کس طرح سے اس کی ترقی کامیابی اور خوشحالی کے سامان پیدا کئے گئے ہیں۔ اور پھر جب وہ اللہ تعالےٰ کی صفات کا اپنی روزمرہ کی زندگی میں مشاہدہ کرتا ہے تو اس کی روح سجدہ ریز ہو جاتی ہے۔

ایک مومن زمیندار جب دیکھتا ہے کہ اس نے اللہ تعالےٰ کے بتائے ہوئے طریقۂ کاشتکاری اختیار کئے اور اپنی طرف سے جو کوشش ہو سکتی تھی اسے پایۂ تکمیل تک پہنچایا تو پھر وہ اللہ تعالےٰ کی قدرت کے نظارے دیکھتا ہے کہ کس طرح زمین کی تاریکیوں میں اللہ تعالےٰ ایک بیج کو پالتا ہے اور دریاؤں کی موجوں سے بادل اٹھا کر اس کو سیراب کرتا ہے اور سورج کی کرنوں اور تمازت سے اس کی فصل کو تیار کرتا ہے اور پھر لہلہاتے ہوئے خوشنما کھیت اس کے سامنے نظر آتے ہیں اور

سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِى الْاَرْضِ جَمِيْعًا

کا منظر اس کے سامنے آتا ہے۔ تو پھر وہ یہ محسوس کرتا ہے کہ میری ایک حقیر کوشش کے نتیجہ میں سینکڑوں گنا بدلہ اناج اور سبزی اور پھل کی صورت میں اللہ تعالےٰ نے دیا ہے تو پھر وہ عجز اور انکسار اور نیستی اور تذلل کے رنگ میں یہی محسوس کرتا ہے کہ یہ سب کچھ اسی کا ہے میرا کچھ نہیں اور عبادی الصالحون میں داخل ہو جاتا ہے۔ اَنَّ الْاَرْضَ يَرِثُهَا عِبَادِىَ الصّٰلِحُوْنَ اور یہ صالحین اللہ تعالےٰ کی زمین کے حقیقی وارث ہوتے ہیں۔

درخواستِ دعا

میں ہرنیا کے اپریشن کے لئے میو ہسپتال لاہور میں داخل ہو رہا ہوں۔ اپریشن کی کامیابی کے لئے درخواستِ دعا ہے۔

جمعدار فضل الدین
کوارٹر نمبر ۴۹ صدر انجمن ربوہ

ہر صاحبِ استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ وہ روزنامہ "الفضل" خود خرید کر پڑھے (مینیجر)

بمبئی کی ایک مشہور سوسائٹی میں احمدی مبلغ کی تقریر

(از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی)

بمبئی کے مشہور مذہبی اداروں میں ایک ادارہ "سوسائٹی آف سرونٹس آف گاڈ" ہے چار سال پہلے اس سوسائٹی کے زیر اہتمام ماہانہ اجتماعات ہُوا کرتے تھے اور گاہے گاہے مجھے بھی اس میں اپنے خیالات کے اظہار کا موقع ملتا رہا ہے۔ لیکن چند سالوں سے اس کی اجتماعی سرگرمیاں بعض وجوہ کی بناء پر بند تھیں۔

اس سوسائٹی کے بانی ڈاکٹر دین شاہ مہتا ہیں۔ جو گاندھی جی کے پرانے دوستوں میں سے ہیں۔ اس سوسائٹی میں بلا امتیاز مذہب و ملت ہر عقیدہ و خیال کے لوگ شریک ہوتے ہیں اور بعض اوقات سیکھ بل ... بھی لگاتے ہیں

اس سوسائٹی کے زیر انتظام ایک بہت بڑا اختیاری ادارہ بھی چلتا ہے۔ این سی کارپوریشن کے وسیع و عریض فلیٹ میں ایک اجتماع بلایا گیا۔ جس میں شرکت کی مجھے دعوت دی گئی۔ عموماً اس میں ہندوؤں کا وہ اونچا طبقہ شامل ہوتا ہے جس کو گاندھی جی سے عقیدت ہے۔ اس میں مجھے کئی بار احمدیہ نقطۂ خیال کے اظہار کا موقع مل چکا ہے، ان کے انگریزی پرچے میں میری تقریروں کے انگریزی ترجمے شائع ہو چکے ہیں۔ اسلامی عقائد و تعلیمات کے بیان کرنے میں جماعت احمدیہ کو برحق اور وسیع النظر سمجھتے ہیں جماعت کا شائع کردہ انگریزی ترجمہ قرآن اس سوسائٹی کی چاروں لائبریریوں میں ہے جو میں نے ہی بھیجا ہے ان میں سے تین لائبریریاں بمبئی میں ہیں اور ایک پونا میں۔

یہ سوسائٹی تمام مذاہب کی صداقت پر ایمان رکھتی ہے۔ خصوصاً اسلام، یہودیت، عیسائیت، ہندومت، بدھ ازم اور زرتشت ازم۔ ان کے کمرہ میں مختلف مذاہب کے بانیوں کی تصاویر، ان مذاہب کی ترجمانی کرتی ہیں اسلام کی ترجمانی قرآن مجید کرتا ہے۔ جو مخمل کے طاق میں نہایت عزت و احترام سے رہتا ہے۔

۵ رجولائی کو جب میں اس سوسائٹی کے اجتماع میں گیا تو نئی سیکرٹری اور دو حضرات نے مجھے اس اجتماع کو خطاب کرنے کی دعوت دی۔

یہ اجتماع سالانہ نوعیت کا تھا۔

مجھے اس سوسائٹی کے بانی ڈاکٹر دین شاہ مہتا نے اپنے قریب ہی جگہ دی اور جب میں تقریر کرنے کھڑا ہوا تو وہ خود بڑی توجہ سے میری باتیں سننے لگے۔

میں نے اپنی تقریر میں اسلام کی ان تعلیمات کا ذکر کیا جن کا تعلق بنی نوع انسان کے رفاہ عامہ سے ہے وہ بھی جو عقائد سے متعلق ہیں اور وہ بھی جو اعمال سے متعلق ہیں

عقائد میں توحید اور رسالت کے متعلق اسلامی نظریہ پیش کیا۔ ہندو ازم سلسلہ رسالت کا قائل نہیں ہے ان کے ہاں اوتار کا تصور پایا جاتا ہے ... کہ توحید اور رسالت کے مسائل میں اسلام اور ہندو ازم میں جو مشترک امور ہیں ان پر روشنی ڈالی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے "اوتار" کو منزل من اللّٰہ کا مترادف قرار دیا ہے کہ اس راہنمایانہ اصل کو سامنے رکھ کر میں نے اسلام میں رسول اور ہندو ازم میں اوتار کو جو حیثیت حاصل ہے اس پر روشنی ڈالی۔ ان روحانی واردات کا خاص طور پر ذکر کیا جب ایک ولی اللہ پر ربودگی کی کیفیت طاری ہوتی ہے اور جس وقت اس کا وجود تجلیات الٰہیہ کا کامل مظہر ہو جاتا ہے اور ان سے اقتداری معجزات کا ظہور ہونے لگتا ہے۔ جیسے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے متعلق خدا کا فرمان ہے کہ مَا رَمَیْتَ اِذْ رَمَیْتَ وَلٰکِنَّ اللّٰہَ رَمٰی یا وہ حدیث قدسی جس میں خدا اپنے دوست کے اعضاء کو اپنے اعضاء قرار دیتا ہے۔

میں نے اس امر کی وضاحت کی کہ شرک بُت پرستی اور اجرام و عناصر پرستی سب انہی ناقص تصورات کے نتائج ہیں ورنہ اگر غور سے دیکھئے تو ہر مذہب انسان کو ایک بے مثال خدا کی عبادت کی دعوت دیتا ہے۔

میں نے ... اس موقعہ پر چند ہندو علماء کی تصانیف کا ذکر کیا۔ جیسے ڈاکٹر بھگوان داس بنارسی کی کتاب مذاہب عالم کی مشترک باتیں پنڈت سندر لال الٰہ آبادی کی گیتا و قرآن اور پھر کہا کہ رگ وید جو وید وں میں سب سے قدیم اور اصل ہے۔ اس میں خدا کی حمد بہت والہانہ رنگ میں کی جاتی ہے اس جگہ کسی دیوی یا دیوتا کا وسیلہ نہیں۔ چند مسلم علماء کے اقوال بھی سنائے۔ جو ہندو ازم کا مطالعہ کرکے اس نتیجے پر پہنچے ہیں کہ وید اور گیتا میں ابھی تک توحید کی تعلیم موجود ہے۔ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام کا یہ قول بھی سنایا کہ وید میں پہلے توحید پائی جاتی تھی مگر پھر ویدوں میں تحریف ہوتی گئی اور توحید کی روشنی پر شرک کی جہالت غالب آتی گئی۔

میں نے خاص طور پر اپنشدوں کا حوالہ دیا۔ جو ہندو دھرم میں بہت اعلیٰ مذہبی و روحانی تصانیف سمجھی جاتی ہیں۔ اور جن کا موضوع بھی توحید الٰہی ہے۔

بفضلہ تعالیٰ میں نے اپنا نظریہ نہایت مدلل اور زور دار طور پر پیش کیا۔ اس لئے ہر طبقہ کے لوگ بہت متاثر ہوئے۔ ڈاکٹر دین شاہ مہتا نے کہا کہ یہ تقریر ایسی ہے کہ اس سے آج کا اجتماع کامیاب ہو گیا۔ میں نے اپنی تقریر میں پیشوایان مذاہب کے احترام اور اعمال میں مساوات کا بھی خاص طور پر ذکر کیا۔ میرے علاوہ اور کسی نے تقریر نہیں کی حالانکہ کئی ہندو پنڈت اور پروفیسر موجود تھے۔

اعلانات دار القضاء

۱۔ مکرم حمید احمد صاحب اقبال پسر خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم آف ولیسٹ جرمنی نے درخواست دی ہے کہ میری والدہ محترمہ صابرہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم خواجہ غلام نبی صاحب مرحوم سابق ایڈیٹر الفضل نے قطعہ ۱۲/۲۲ رقبہ ۱۰ مرلہ اراضی واقع محلہ دار العلوم شرقی ربوہ سے زبانی طور پر اپنی زندگی میں مجھے دے دی تھی۔ میرے علاوہ میرے تین بھائی اور ایک بہن والدہ صاحبہ مرحومہ کی اولاد ہیں۔ جن کو اراضی مذکورہ میرے نام منتقل ہونے پر کوئی اعتراض نہیں ہے۔ ان ورثاء کے نام یہ ہیں (۱) مکرم حمید احمد صاحب ۲۔ مکرم شبیر احمد صاحب (۳) مکرم منیر احمد صاحب پسران (۴) کنیز احمد صاحبہ دختر صابرہ بیگم صاحبہ مرحومہ ان ورثاء کے تصدیقی دستخط ارسال ہیں۔

لہٰذا درخواست ہے کہ یہ اراضی میرے نام منتقل کر دی جائے۔ اگر کسی وارث وغیرہ کو اس پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم تک اطلاع دی جائے۔

(ناظم دار القضاء)

۲۔ میاں محمد شفیع صاحب اوورسیر محلہ حکیم حسام الدین صاحب سیالکوٹ شہر کی جائیداد کا جھگڑا دار القضاء میں زیر تصفیہ ہے۔ اگر میاں محمد شفیع صاحب مرحوم اوورسیر کی جائیداد میں کوئی اور وارث بھی اس جائیداد میں حصہ کا دعویدار ہو تو وہ ایک ماہ کے اندر دار القضاء میں اپنا دعویٰ معہ ضروری شہادات پیش کریں۔

(ناظم دار القضاء)

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کیلئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۱۵ وفا ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون کے لئے حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست معہ ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے فرمایا:۔

جزاھن اللّٰہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ہماری سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کہ ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازتا رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

زکوٰۃ کی ادائیگی مال کو بڑھاتی اور تزکیۂ نفوس کرتی ہے

وصایا

ضروری نوٹ :۔ مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز و صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جارہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں (۲) ان وصایا کو جو نمبر دئے جارہے ہیں۔ وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں۔ وصیت نمبر صدر انجمن کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔
(۳) وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان و سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمائیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۲۵۲

میں اقبال احمد ولد حکیم سردار محمد صاحب قوم جاٹ پیشہ طالب علم عمر ۱۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ڈگری ۔ ضلع تھرپارکر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میری ماہوار آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ تا ہو سکا کرتا رہوں گا۔ اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/-

العبد :۔ اقبال احمد معرفت رشیدیہ دواخانہ ڈگری ضلع تھرپارکر۔

گواہ شد : سلیم احمد ولد حکیم سردار محمد صاحب ڈگری۔

گواہ شد :۔ افضال احمد منیر ولد حکیم سردار محمد صاحب ڈگری

مسل نمبر ۱۹۲۵۳

میں امۃ الرشید زوجہ شیخ عبدالرحیم صاحب قوم شیخ پیشہ خانہ داری عمر ۵۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن جہلم ضلع جہلم بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۸/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔ حق مہر ۳۰۰/- روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰/- روپے ماہوار جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- روپیہ

العبد :۔ امۃ الرشید بقلم خود

گواہ شد : عبدالرشید بقلم خود

گواہ شد :۔ شیخ خلیل الرحمن مشین محلہ نمبر ۲ شہر جہلم۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۴

میں عبدالرحمان ولد ظہور الدین صاحب قوم کلاسرا پیشہ معلم وقف جدید عمر ۳۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن بستی حاجی کانڑ ضلع ڈیرہ غازیخان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۵/۳/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے زرعی زمین تین بیگھہ عبد آباد قیمتی ۱۲۰۰ روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۶۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- روپیہ

العبد :۔ عبدالرحمن ولد ظہور الدین صاحب کلاسرا معلم وقف جدید

گواہ شد :۔ غلام احمد بدوملہی معلم وقف جدید

گواہ شد :۔ عبدالغفار ولد الٰہی بخش

۲۵/۳/۱۹۶۸

مسل نمبر ۱۹۲۵۵ :۔ میں چوہدری نور الدین ولد حاجی غلام احمد قوم راجپوت پیشہ ملازمت عمر ۶۴ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن وحدت کالونی لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔
۱۔ زرعی اراضی اور باغ واقع چک ۱۰۹ گ ب و ۱۱۱۰ گ ب ضلع لائلپور ۷۶ کنال ۸ مرلہ قیمت اندازاً بیس ہزار روپیہ۔
۲۔ سکنی پلاٹ واقع ماڈل ٹاؤن لاہور ۴ کنال قیمت اندازاً آٹھ ہزار روپیہ

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۱۰۰۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تازیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے شرط اول ۲۰/- روپے۔

العبد :۔ چوہدری نور الدین احمد پسر حضرت حاجی غلام احمد صاحب مرحوم کوٹھی نمبر ۱۲ وحدت روڈ لاہور

گواہ شد :۔ ڈاکٹر غلام اللہ کوٹھی نمبر ۲ پشاور۔ گواہ شد :۔ انور علی D ۱۱ وحدت کالونی۔ لاہور

مسل نمبر ۱۹۲۵۶

میں رشیدہ تسنیم زوجہ چوہدری نور الدین صاحب قوم راجپوت پیشہ خانہ داری عمر ۲۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ۱۲ وحدت روڈ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

حق مہر ۱۰۰۰۰/- روپے
زیورات ۲۹۲۵/- روپے

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔ شرط اول ۵/- روپے۔

الامۃ :۔ رشیدہ تسنیم زوجہ چوہدری نور الدین صاحب کوٹھی نمبر ۱۲ وحدت روڈ لاہور

گواہ شد :۔ چوہدری نور الدین صاحب موصی کوٹھی نمبر ۱۲ لاہور وحدت روڈ۔

گواہ :۔ افضال احمد منیر ولد حکیم سردار محمد صاحب ڈگری۔

مسل نمبر ۱۹۲۵۷

میں محمد لطیف ولد چوہدری محمد خان صاحب قوم جٹ مغل پیشہ طالب علمی عمر ۲۲ سال بیعت ۱۹۶۲ء ساکن ۔۔۔ ضلع گجرات بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ مجھے ماہوار اس وقت ۱۰/- روپے جیب خرچ ملتا ہے۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر وصیت سے نافذ فرمائی جائے۔ شرط اول ۱/- روپیہ

العبد :۔ محمد لطیف ولد چوہدری محمد خان صاحب فضل عمر ہوسٹل ربوہ

گواہ شد :۔ فضل احمد ناظر دیوان ربوہ

گواہ شد :۔ عبدالسلام اختر نائب ناظر تعلیم ۴/۴/۶۸

مسل نمبر ۱۹۲۵۸

میں آصف جمال ولد ڈاکٹر محمد جی صاحب قوم سید پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ربوہ ضلع جھنگ بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۴/۴/۶۸ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں میری آمد اس وقت ۱۰/- روپیہ ماہوار بصورت جیب خرچ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے شرط اول ایک روپیہ۔ العبد :۔ سید آصف جمیل ولد سید ڈاکٹر پیر محمد جی صاحب احمد فضل عمر ہوسٹل ربوہ

اطلاع عام

مالکان رہائشی پلاٹس ربوہ کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۶۹-۶۸ کے لئے پلاٹس پر ٹیکس کی تشخیص مکمل ہو چکی ہے۔ جو دفتری اوقات میں دیکھی جا سکتی ہے اگر اس تشخیص کے متعلق کسی کو کوئی اعتراض ہو تو ۲۵ جولائی ۱۹۶۸ء تک کیا جا سکتا ہے

مرزا انور احمد

چیئرمین ٹاؤن کمیٹی ربوہ ضلع جھنگ

INF(M) 954/68

ضرورت مالی و ماشکی

فضل عمر ہوسٹل تعلیم الاسلام کالج میں ایک مالی اور ایک ماشکی کی آسامی خالی ہے۔ دیانتدار اور محنتی امیدوار صدر صاحب حلقہ کی تصدیق سے درخواستیں وارڈن صاحب فضل عمر ہوسٹل کو بھجوائیں۔

نیلام

مندرجہ ذیل قطعات اراضی ریلوے بذریعہ نیلام عام ایک سال کے لئے پٹہ پر دینے کا فیصلہ کیا گیا ہے۔ اس مقصد کے لئے اسسٹنٹ انجنیئر صاحب ریلوے خانیوال نیلام منعقد فرمائیں گے جملہ شرائط موقعہ پر سنائی جائیں گی۔

سیکشن	رقبہ اراضی	جائے وقوع اراضی	وقت اور تاریخ نیلام	جائے نیلام
خانیوال شورکوٹ روڈ	76-24 ایکڑ	مخدوم پور پہوڑاں	۹ بجے صبح ۲۷/۷/۶۸	مخدوم پور پہوڑاں ریلوے سٹیشن
شورکوٹ روڈ منڈیوالی	37.42 ایکڑ	ریلوے ویسٹ بینک	۹ بجے صبح ۲۸/۷/۶۸	ریلوے ویسٹ بینک سٹیشن
خانیوال	زون نمبر ۱ 45 ایکڑ	خانیوال	۹ بجے صبح ۳۰/۷/۶۸	خانیوال
	زون نمبر ۲ 41.67 "			
	زون نمبر ۳ 131.90 "			
	218.57			

بحکم ڈویژنل سپرنٹنڈنٹ

INF (M) RSS/68

ویسٹ پاکستان ریلوے بورڈ

ٹنڈر نوٹس

تمام متعلقہ حضرات کو مطلع کیا جاتا ہے کہ ٹنڈر انکوائری نمبر پی آر ۱/۶۷/پی ایم پی/۷ برائے ورکشاپ مشینری جو پاکستان ویسٹرن ریلوے کے لئے درکار ہے کے لئے ٹنڈر اب ۲۰ اگست ۱۹۶۸ء کو ایک بجے دن تک وصول کئے جائیں گے۔ اور ۲۱ اگست ۱۹۶۸ء سے ۲۲ اگست ۱۹۶۸ء دس بجے صبح کھولے جائیں گے۔ ٹنڈروں کی فروخت ۱۹ اگست ۱۹۶۸ء تک جاری رہے گی۔

اے ایچ خان پی آر ایس

سیکرٹری ریلوے بورڈ۔

INF(M) 975

درخواست دعا

خاکسار کی اہلیہ صاحبہ کافی عرصہ سے معدہ و جگر کی خرابی اور بعض دیگر عوارض میں مبتلا ہیں۔ نیز عاجز کاروباری پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ نرینہ اولاد بھی نہیں ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ خاکسار کو بچہ عطا فرمائے۔ اور اللہ تعالیٰ سب مشکلات اور پریشانیاں دور فرمائے۔

(مرزا نصر اللہ بیگ دار الرحمت وسطی۔ ربوہ)

۲۔ میرے لڑکے عزیزم امتیاز احمد آف گکھڑ نے انجنیئرنگ کالج سال سوم میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے احباب دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ عزیز موصوف کو مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ بنائے اور دینی و دنیوی ترقیات سے نوازے۔ آمین۔ (سلطان احمد چوہدری گکھڑ منڈی ضلع گوجرانوالہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

پاکستان کی سالمیت اور سرحدوں کا دفاع

کراچی ۱۸ جولائی۔ صدر محمد ایوب خان نے کہا ہے کہ بھارت کی وسیع پیمانہ پر فوجی تیاریوں سے نہ صرف پاکستان کی سلامتی کو خطرہ پیدا ہو گیا ہے بلکہ اس سے خود بھارت کا اپنا وجود خطرے میں پڑ گیا ہے انہوں نے کہا کہ بھارت جس تیزی سے جنگی سامان جمع کر رہا ہے اس کے نتیجہ میں اس علاقہ کا امن تباہ ہو جائے گا۔ انہوں نے راولپنڈی سے بذریعہ طیارہ کراچی پہنچنے کے بعد نعروں کی گونج میں صدر مغربی پاکستان مسلم لیگ سید احمد سعید کرمانی کے سپاسنامہ کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ پاکستان نے اپنی سرحدوں کی حفاظت اور ملکی سالمیت کے لئے ہر ممکن اقدامات کئے ہیں۔ اور وہ کسی بیرونی حملہ کی صورت میں اپنی سرحدوں کا پوری طرح تحفظ کر سکے گا۔

صدر ایوب غیر ملکی دورہ پر جانے کے لئے کل جب بذریعہ طیارہ کراچی پہنچے تو ہوائی اڈے پر مرکزی و صوبائی وزراء مقامی حکام اور مسلم لیگی ورکروں کی ایک بہت بڑی تعداد موجود تھی۔ انہوں نے لیگ کے ارکان سے خطاب کرتے ہوئے کہا کہ بھارت کی فوجی تیاریاں پاکستان کی ترقی میں رکاوٹ بنی ہوئی ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ پاکستان کو اپنی سلامتی اور سرحدوں کی حفاظت کے لئے دفاعی اخراجات پر بھاری رقوم خرچ کرنا پڑتی ہیں۔ وہ تمام تر توجہ اقتصادی ترقی کی جانب مبذول نہیں کر سکتا ہے لیکن بھارت کا یہ رویہ نہ صرف پاکستان بلکہ خود اس کے اپنے لئے نقصان دہ ہے۔ بھارت کے جنگی اخراجات نے خود اس کے اپنے لئے لاتعداد مسائل کھڑے کر دیئے ہیں۔ اور بھارتی لیڈروں نے طاقت کے نشے میں اپنے ملکی ذرائع کی استعداد کو قطعی نظر انداز کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان بڑی بہادر قوم ہے اور وہ بھارتی چیلنج کا بڑی جرأت اور عزم سے مقابلہ کرے گی۔ اور خدا انہی قوموں کی مدد کرتا ہے جو وقت کا چیلنج قبول کرتی ہیں۔

عراق کے معزول صدر، وزیر اعظم اور کمانڈر انچیف کی جائیداد ضبط

بغداد ۱۹ جولائی۔ عراق کی انقلابی حکومت نے معزول صدر عبد الرحمان عارف، وزیر اعظم جنرل طاہر یحییٰ اور کمانڈر انچیف ابراہیم الفاروقی کی جائیدادیں ضبط کر لی ہیں۔ سابق وزیر اعظم اور ان کے ساتھیوں کے بارے میں سرکاری طور پر کچھ معلوم نہیں ہو سکا البتہ بعض ذرائع نے اس خیال کا اظہار کیا ہے کہ انہیں گرفتار کر لیا گیا ہے۔ صدر عارف کے بارے میں اب اس بات کی تصدیق ہو گئی ہے کہ وہ ملک بدر کر دیئے گئے ہیں۔

دریں اثناء بغداد ریڈیو نے اعلان کیا ہے کہ کل کے فوجی انقلاب کے سبب ملک میں صورت حال بہتر ہو گئی ہے۔ کرفیو کے اوقات میں بارہ گھنٹے کی کمی کر دی گئی ہے۔ ریلیں چلنی شروع ہو گئی ہیں اور ملک کی سرحدیں بھی عام لوگوں کی آمد و رفت کے لئے کھول دی گئی ہیں۔ بندرگاہیں اور ہوائی اڈے بھی دن کے وقت کھلے رہیں گے۔ لیکن عراق سے ایران پہنچنے والے مسافروں نے بتایا ہے کہ کل انقلاب کے بعد سرحدی علاقوں میں صدر عارف کے حامیوں اور انقلابی فوجیوں میں جو جھڑپیں شروع ہوئی تھیں وہ اب بھی جاری ہیں خصوصاً شمالی عراق میں باغیوں کے خلاف سخت مزاحمت کر رہے ہیں۔

عراق کی انقلابی کونسل نے اقتدار سنبھالنے کے بعد مختلف کلیدی عہدوں پر بعث پارٹی کے رہنماؤں کا تقرر شروع کر دیا ہے۔ جنرل احمد حسن البکر کو صدر مقرر کرنے کے علاوہ ایک اور بعث لیڈر بریگیڈیئر عبد الغفار التکریتی کو بری فوج کا چیف آف سٹاف اور فضائیہ کا ڈپٹی کمانڈر انچیف نامزد کیا ہے۔ انہیں لفٹننٹ جنرل کے عہدے پر ترقی دے دی گئی ہے۔ ملک کے نئے صدر جنرل بکر بعث پارٹی کے ممتاز رہنماؤں میں سے ہیں ۱۹۶۳ء میں بعث پارٹی نے جب فیلڈ مارشل عبد السلام عارف کی مدد سے بریگیڈیئر عبد الکریم قاسم کی حکومت کا تختہ الٹا تھا تو جنرل بکر کو وزیر اعظم مقرر کیا گیا تھا۔

ایجنسی فرانس پریس نے مشاہدہ کے حوالے سے لکھا ہے کہ جنرل بکر کا رجحان مغربی ممالک کی طرف زیادہ ہے یہی وجہ ہے کہ مرحوم صدر عبد السلام عارف کو صدر ناصر اور اشتراکی ممالک کے زیادہ قریب ہونے سے روکنے کے لئے بعث پارٹی نے انہیں وزیر اعظم نامزد کیا تھا۔ بعث پارٹی بنیادی طور پر سوشلسٹ نظام کی داعی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا نہایت درجہ کامیاب پانچواں جلسہ سالانہ

جلسہ میں انگلستان کے مختلف مقامات سے تشریف لانیوالے بارہ سو سے زائد احباب کی شرکت

لندن (بذریعہ تار) جماعت ہائے احمدیہ انگلستان کا پانچواں سالانہ جلسہ ۱۳، ۱۴ وفا ۱۳۴۷ ہش مطابق ۱۳، ۱۴ جولائی ۱۹۶۸ء کو وانڈز ورتھ ہال لندن میں منعقد ہوا۔ جس میں مختلف مقامات کے بارہ صد سے زائد احمدی احباب نے شرکت کی۔

۱۳ وفا بروز ہفتہ جلسہ کا آغاز امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی استقبالیہ تقریر سے ہوا جس میں آپ نے بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے احباب اور غیر از جماعت دوستوں کو خوش آمدید کہا۔ اس اجلاس میں صدارت کے فرائض جناب سر ڈنگل فٹ ممبر پارلیمنٹ نے ادا کئے۔ اس میں صاحب صدر کے علاوہ محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب اور مبلغ و سلام مکرم جناب بشیر احمد صاحب آرچرڈ نے حاضرین سے خطاب کیا۔

۱۴ وفا بروز اتوار جلسہ کا آغاز مکرم امام مسجد لندن مکرم بشیر احمد صاحب رفیق کی افتتاحی تقریر اور اجتماعی دعا سے ہوا۔ اجلاس ابھی جاری ہی تھا کہ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے شرکائے جلسہ کے نام مبارکباد کا برقی پیغام موصول ہوا۔ مکرم امام صاحب مسجد لندن نے حضور ایدہ اللہ کا پیغام حاضرین کو پڑھ کر سنایا۔ مکرم امام صاحب اور محترم جناب چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کے علاوہ جن احباب نے تقاریر فرمائیں ان میں مکرم ایل اے طاہر صاحب مکرم گلزار صاحب، مکرم منصور الٰہی خان صاحب، مکرم منیر احمد صاحب اور مکرم سعد اللہ گھمن صاحب شامل تھے۔ لندن اور ہڈرز فیلڈ کے سنڈے مسلم سکولوں کے بچوں نے اس موقعہ پر ایک خاص پروگرام پیش کیا۔

جماعت احمدیہ لندن کے احباب نے جلسہ میں شرکت کی غرض سے بیرونی مقامات سے تشریف لانے والے بھائیوں کو پُرخلوص طور پر خوش آمدید کہنے کے علاوہ انہیں خوشی خوشی اپنے ہاں ٹھہرانے کا انتظام کیا اور انہیں ہر ممکن آرام پہنچانے کی سعادت حاصل کی۔

ہفتہ تحریک جدید

یکم ظہور تا ۷ ظہور ۱۳۴۷ ہش

حسب مشورہ مکرم صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ یہ طے پایا ہے کہ گزشتہ سال کی طرح امسال بھی جملہ مجالس خدام الاحمدیہ ہفتہ تحریک جدید منائیں۔ اور اس کی معین رپورٹ مرکز میں بھجوائیں۔ اس کے لئے یکم ظہور تا ۷ ظہور (یکم اگست تا ۷ اگست) کی تاریخیں مقرر کی گئی ہیں۔ جملہ جماعتوں کے امراء و صدر صاحبان سے گزارش ہے کہ وصول چندہ جات کے لئے وہ خدام کو صدر انجمن کی مطبوعہ رسید بکیں مہیا فرمائیں۔ اور ہفتہ مذکورہ کے اختتام پر خدام سے رسید بکیں مع جمع شدہ رقوم واپس حاصل کر لیں اور وہ رقوم جماعتی انتظام کے ماتحت جلد از جلد مرکز میں بھجوا دیں۔ سیکرٹریان تحریک جدید اس ہفتہ کو کامیاب بنانے کے لئے ہر ممکن کوشش عمل میں لائیں۔ دفتر ہذا کو اس ہفتہ کی معین رپورٹ بھجوانے کی ذمہ داری سیکرٹری تحریک جدید پر ہوگی۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

پاکستان ۶۹-۱۹۶۸ء کے دوران تین ارب چالیس کروڑ روپے کا زرمبادلہ کمائے گا

مرکزی وزیر تجارت مسٹر عبدالغفور خان ہوتی نے نئی برآمدی پالیسی کا اعلان کر دیا

اسلام آباد۔ ۲۰ جولائی۔ مرکزی وزیر تجارت مسٹر عبدالغفور خان نواب آف ہوتی نے بتایا ہے کہ ۶۹-۱۹۶۸ء کے لئے برآمدات کی حد تین ارب چالیس کروڑ روپے مقرر کی گئی ہے۔ جو پچھلے سال کے برآمدی عرصہ سے دس فی صد زیادہ ہے۔ انہوں نے بتایا کہ برآمدات سے ہونے والا آمدن میں وہ زرمبادلہ شامل نہیں ہے۔ جو غیر ممالک میں پاکستانیوں کی ملازمت یا ایسے دوسرے ذرائع سے حاصل ہوتا ہے۔ وہ کل یہاں ایک پریس کانفرنس میں نئی برآمدی پالیسی کا اعلان کر رہے تھے۔

وزیر تجارت نے بتایا کہ ۶۸-۱۹۶۷ء میں پاکستان کو برآمدات سے تین ارب ساٹھ کروڑ روپے کے زرمبادلہ کی آمدن ہوئی۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان کی برآمدات میں اضافہ کی رفتار بڑھانے کی اشد ضرورت ہے کیونکہ اس کے بغیر ہم غیر ملکی امداد پر انحصار کم نہیں کر سکتے اور نہ ہی درآمدات میں کمی ہو سکتی ہے جو پاکستان کے ترقیاتی منصوبہ کو آگے بڑھانے کے لئے انتہائی ضروری ہے۔ انہوں نے امید ظاہر کی کہ صنعت و تجارت کے شعبے برآمدات میں اضافہ کے چیلنج کو قبول کریں گے۔ ہمارے زراعت پیشہ عوام اور برآمد کنندگان نے یہ ثابت کر دیا ہے کہ ان میں کسی منصوبہ کا آغاز کرنے اور آگے بڑھنے کی صلاحیتیں موجود ہیں۔ ان صلاحیتوں کی موجودگی میں اور حکومت کی جانب سے مہیا کی گئی نئی سہولتوں کے بعد ہمیں یقین ہے ۶۹-۱۹۶۸ء کی برآمدی حد بڑی آسانی سے پوری ہو جائے گی۔

چین نے سیلاب زدگان کے لئے ایک لاکھ روپے دیئے

راولپنڈی۔ ۲۰ جولائی۔ چین کی ریڈ کراس سوسائٹی نے مشرقی پاکستان کے سیلاب زدگان کی امداد کے لئے ایک لاکھ کا عطیہ دیا ہے۔ چین کے ناظم الامور مسٹر سونگ نے کل وزارت خارجہ کے ڈائریکٹر جنرل مسٹر تبارک حسین کو ایک لاکھ روپے کا چیک پیش کر دیا۔ مسٹر سونگ نے سیلاب زدگان سے چینی عوام کی جانب سے گہری ہمدردی کا اظہار کیا۔

فضل عمر فاؤنڈیشن کے وعدہ جات کی مکمل ادائیگی

۱۔ مکرم چوہدری رشید احمد صاحب پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ چک ۸۷ شمالی ضلع سرگودہا نے فضل عمر فاؤنڈیشن کی مبارک تحریک میں ایک ہزار روپیہ پیش کرنے کا وعدہ فرمایا تھا۔ چنانچہ فاؤنڈیشن کے دوسرے سال میں آپ نے موعودہ رقم ایک ہزار روپیہ یکمشت ادا فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

۲۔ مکرم مولوی نذیر احمد خان صاحب کارکن نظارت امور عامہ نے تین صد روپے کا گرانقدر وعدہ کیا تھا۔ موصوف نے موعودہ کل رقم ۳۰ جون سے پیشتر ادا فرما دی ہے۔ جزاہ اللہ تعالیٰ

۳۔ پروفیسر مبارک احمد صاحب دارالصدر غربی الف ربوہ نے تین صد روپے کا وعدہ فرمایا تھا جو آپ نے ۳۰ جون ۶۸ء تک ادا فرما دیا۔ جزاہ اللہ احسن الجزاء

۴۔ مکرم و محترم سید میر محمد احمد صاحب لاہور ابن حضرت ڈاکٹر میر محمد اسمٰعیل صاحب رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے تین ہزار کا وعدہ فرمایا تھا جو آپ نے فاؤنڈیشن کے پہلے سال کے اندر پورا ادا فرما دیا تھا۔ جزاہ اللہ تعالیٰ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ قربانی پیش کرنے والے احباب کی قربانیوں کو قبول فرما دے اور دینی و دنیوی برکات سے بہرہ وافر عطا فرما دے۔ آمین۔

(سیکرٹری فضل عمر فاؤنڈیشن)

آلو اور مرچیں برآمد کی جائیں گی

راولپنڈی ۲۰ جولائی۔ حکومت نے عوام کے روزمرہ استعمال کی متعدد اشیاء کی برآمد کی اجازت دے دی ہے جس سے قبل ان کی برآمد پر پابندی تھی۔ وزیر تجارت نے کل بیان نئے سال کی برآمدی پالیسی کا اعلان کرتے ہوئے بتایا کہ ۱۷ اشیاء کی برآمد آزاد کر دی جائے گی

(رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴)